نظم

ایّام فرقت

(از ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم)

جدائی مین تیری صبح و شام آقا — ہین بے چین رہتے یہ خدام آقا

تصور مین رہتی ہے تصویر تیری — زبان پر ہے جاری ترا نام آقا

ترے حسن و احسان کو دیکھکر ہم — ہے تیرے چاکر ہین بے دام آقا

تڑپتے ہین دن رات فرقت مین تیری — شراب محبت کا اک جام آقا

وہ پر نور چہرہ نہ دیکھین گے جبتک — نہین آئے گا دل کو آرام آقا

نگاہ تلطف ذرا اسطرف ... بھی — کہ بن جائین بگڑے ہوئے کام آقا

وہ مسجد مبارک مین دربار شاہی — اب آتے ہین وہ یاد ایام آقا

تری ذات سے پورے ہوکر رہین گے — مسیحا کے کشف اور الہام آقا

وہی چاند ہے تو کہ پھیلے گا جس سے — ہر اک ملک مین نور اسلام آقا

دعا اس مبارک سفر مین یہ کرنا — کہ اسلم کا اچھا ہو انجام آقا

"پیغام صلح" کا شرمناک جھوٹ

(پیغامی روحانیت کا نمونہ)

"پیغام صلح" ۱۳ اگست لکھتا ہے :-

"مولوی محفوظ الحق علمی سابق محمودی نے اپنے "قادیان نمبر" مین صاف لکھا ہے کہ قادیان مین دو سو سے زائد محمودی اس کے ہم خیال ہین" صفحہ ۳ کالم ۲

"پیغام صلح" نے خط کشیدہ الفاظ مین جماعت احمدیہ قادیان پر نہایت سخت حملہ کیا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہم "پیغام صلح" کے ایڈیٹر اور اس کے تمام ہمنواؤن کو چیلنج کرتے ہین کہ وہ محفوظ الحق کے "قادیان نمبر" مین سے مندرجہ بالا الفاظ یا ان کا مطلب ہی نکال کر بتا ئین۔ لیکن وہ ہرگز نہین بتا سکتے یہ محض جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹ گھڑا گیا ہے۔ جس کا کوئی ثبوت نہ "پیغام"، نہ "کوکب"، نہ کسی اور کے پاس ہے۔ کیا یہی روحانیت ہے جو پیغام بلڈنگس مین حاصل ہوتی ہے ؟

خاکسار اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل)

خواجہ پریس بٹالہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا۔ شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شایع کیا

سرپرستان الحکم کے نام مستقر لنڈن کا خط

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں جب سے ہندوستان سے سفر یورپ پر روانہ ہوا ہوں الحکم کے لئے کوئی مضمون نہ لکھ سکا۔ الفضل کے لئے جو چٹھی لکھتا ہوں وہی الحکم میں شائع ہو جاتی ہے۔ اور حقیقت میں وہی کافی ہے اس سفر میں میرے سپرد جو خدمت ہوئی تھی۔ وہ اس سفر کے حالات کو ترتیب دینا ہے۔ مقدم کام یہ تھا اور ہے۔ مجلس مشاورت میں جو سفر کے متعلق ہوئی یہ سوال آیا تھا۔ اولاً الفضل کے ایڈیٹر منشی غلام نبی صاحب کا ساتھ آنا بھی تجویز ہوا تھا مگر بعد میں اخراجات میں کفایت کے سوال نے اس تجویز کو ملتوی کر دیا جس کا مجھے خود افسوس ہے۔ ہر شخص واقعات اور حالات کو اپنے نقطہ خیال سے دیکھتا ہے۔ اور وہ اس سے حسب دلخواہ نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور اسی اصل کے موافق میں واقعات کو اپنے نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ الفضل کے لئے مجھکو چٹھی لکھنا بھی قریباً لازمی ہو گیا ہے۔ اور اس سے میں اتنا وقت اب تک نہ نکال سکا کہ الحکم کے لئے جداگانہ کچھ لکھوں۔ بلکہ میری آرزو تھی کہ میں تمام اخبارات کے لئے جداگانہ مضامین لکھوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب وہ دیکھیں گے کہ میں الحکم کے لئے نہیں لکھ سکا تو مجھے معاف فرمائیں گے۔

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ چند مخلصین نے جن کی تعداد دس کے قریب ہے۔ چاہا تھا کہ میں ان کو ہفتہ وار چٹھی لکھوں۔ اور اس مقصد کے لئے انہوں نے میری تجویز کے موافق دس دس روپیہ تین ماہ کے لئے پیشگی جمع کرا دیئے تھے۔ میں اس سلسلہ کو بھی جاری نہ کر سکا۔ مجھے اس کا سب سے زیادہ افسوس ہے اور یہ اس لئے کہ ان کے جذبات محبت و اخلاص کے باوجود میں اپنے آپ کو ناقابل پاتا ہوں۔ کہ کام کر سکوں۔ اس لئے میں نے الفضل میں اس کے متعلق ایک اعلان بھیجدیا ہے۔

بظاہر انسان دوسرے کی مصروفیت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جو شخص جس کام کو کرتا ہے۔ وہ اس میں اپنی فرصت اور مصروفیت کے مدارج کو سمجھتا ہے۔ مصر۔ شام اور اٹلی میں اکام اخبارات کے دفاتر میں جاکر ایڈیٹروں سے ملنا اور پھر حضرت کے جوانٹرویو ہوں ان کے نوٹ لینا یہ کام اتنا بڑا ہوتا تھا کہ رات کے ایک ایک بجے تک بعض اوقات فرصت ہوتی ہے۔ بہرحال یہ مصروفیت مبارک ہے اور خواہش ہے کہ ہمیشہ ہو یہاں تک کہ آخری وقت جب پہنچے تب بھی یہی مصروفیت ہو۔

لنڈن پہونچکر کسی حد تک کام کرنے کے لئے وقت میسر آیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ الحکم کی خدمت کی توفیق پاسکونگا۔ اس وقت میں لنڈن سے یہ عریضہ نیاز جو میری معذوری کا عریضہ ہے بھیجکر اپنے مخلص ہمدردوں کو درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس فروگذاشت کے باوجود بھی الحکم کو قایم رکھنے کی کوشش کریں۔ لوگ اینٹوں اور پتھروں کی یادگار پر لاکھوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں الحکم تو ایک ایسی یادگار ہے کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی خدا تعالےٰ نے توفیق دی اور موقعہ دیا تو میں اس سفر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا۔ اور اپنے علم اور تجربہ کو جو اس سفر کے ذریعہ حاصل ہو گا۔ پیش کرنے کی مولےٰ کریم سے توفیق چاہوں گا۔ والسلام

عرفانی از لنڈن ۲۸ ستمبر ۱۹۲۲ء

نظم

نہ ڈرتے ہیں کسی سے ہم نہ ہم کچھ خوف کھاتے ہیں

اے ظالم شاہ کابل سُن کہ ہم تجکو سناتے ہیں
توقف کر ذرہ اب اور بھی مشتاق آتے ہیں

تیری شاہی ہے ظالم یا کہ یہ اندھیر نگری ہے
مزے کرتے ہیں کافر اور مومن مارے جاتے ہیں

ہمیں ڈر موت کا پیچھے ہٹا سکتا نہیں ہرگز
ہمیں ہیں دین کی خاطر جو خون اپنا بہاتے ہیں

بنا کر احمدی چھوڑیں گے کابل کی زمین کو ہم
کہ جاتے ہیں جہاں ہم پھر فتح ہی کر کے آتے ہیں

ہماری زندگی تو وقف ہے اسلام کی رہ میں
انہیں ہے کیا خبر جو موت سے ہم کو ڈراتے ہیں

جنہیں ڈالی گئی ہو دل میں الفت دین احمد کی
نہیں کفار سے ڈرتے گو وہ مارے بھی جاتے ہیں

ممالک غیر میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں
نہ ڈرتے ہیں کسی سے ہم نہ ہم کچھ خوف کھاتے ہیں

لکھے شاہوں کے نامہ دعوت اسلام کے ہم نے
مسیح وقت کا پیغام دنیا کو سناتے ہیں

کمربستہ کھڑے ہیں خدمت دین کے لئے ہردم
ہر ایک دکھ درد کو ہم دین کی خاطر اٹھاتے ہیں

ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں جان اپنی ہمیشہ ہم
صحابہ کی طرح ہر دشت میں ڈیرا جماتے ہیں

ارے اسلام کے اب نام لیوؤ تم ہی بتلاؤ
کہاں میں کون ہیں دین کے جو سر کٹاتے ہیں

قیامت میں خدا ان کو نہ بخشے گا کبھی ہرگز
جو ایسے مومنوں پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں

نصیحت مان لے سالک کی توبہ کا کھلا ہے در
وہ بخشے جائیں گے آخر جو تائب ہو کے آتے ہیں

خاکسار نظام الدین جہلمی مہاجر قادیان

یہ دہوکہ دہی ہے یا کذب صریح

(پیوستہ بگذشتہ)

(از جناب مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بی۔ اے)

علاوہ ازیں غیر ممالک میں حضور کے خدام جو کہ تبلیغ اسلام کے لئے جاتے ہیں۔ وہ اس خوبی سے مسئلہ نبوت مسیح موعود کی تبلیغ کرتے رہے ہیں کہ موافقین اور مخالفین کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احمد نبی اللہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جبکہ مرید اس بات کو جرأت سے پیش کرتے ہیں تو آقا کے لئے کب ممکن ہے۔ کہ اس عقیدہ کو چھپائے۔ اصل میں اہل پیغام کو خوب علم ہے۔ کہ حضرت صاحب اس مسئلہ کی خوب وضاحت سے تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ مگر چونکہ دلی بغض اور عداوت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ انہ بادہند بیہودہ اعتراض کئے جاویں اس لئے خود ایک الجھ۔ ل گھڑا جاتا ہے۔ اور اسپر اعتراض کئے جاتے ہیں

اور یہ جو لکھا ہے کہ آیا انہوں نے یہ بتا دیا ہے کہ جس نبی کے وہ نام لیوا ہیں اس کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔ اور اب مسیح موعود کا زمانہ ہے مجھے حیرت ہے کہ اس بات کو "دہوکہ دہی کہوں یا کذب صریح"۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ کب یہ ہمارا عقیدہ ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ختم ہو گیا۔

کیا وہ اس عقیدہ کو جسے ہماری طرف منسوب کر رہے ہیں۔ ہماری کسی کتاب سے ثابت کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی ثبوت نہیں تو آیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دور ختم ہو گیا اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو انہیں چاہیے کہ گریبان میں منہ ڈال کے ذرا تھوڑی دیر کے لئے شرما جاویں۔

جائے حیرت ہے کہ انہیں امرحق کی مخالفت نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ نہ خدا کا ڈر ہے نہ عاقبت کا خوف۔ اللہ رحم کرے

مولود مسعود

مولوی ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب قادیانی میڈیکل سکول امرتسر کے ہاں فرزند ارجمند تولد ہوا اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو خادم دین بناوے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین۔

منیجر الحکم

پیارے حبیب کی پیاری باتین

یہ سلسلہ الحکم مین پہلے جاری تہا مگر بعض وجوہات سے بند ہوگیا تہا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً شایع ہوتا رہے گا۔

ایڈیٹر

سوال کیا گیا کہ ہم اللہ اور اس کی کتاب قران شریف اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صدق دل سے مانتے ہین۔ اور نماز روزہ وغیرہ اعمال بھی بجالاتے ہین پہر ہمین کیا ضرورت ہے کہ آپکو بہی مانین؟

فرمایا

دیکھو جسطرح جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور کتاب کو ماننے کا دعویٰ کرکے ان کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز روزہ۔ حج۔ زکوۃ۔ تقویٰ۔ طہارت۔ کو بجا نہ لاوے اور ان احکام کو جو تزکیہ نفس۔ ترک شر۔ اور حصول خیر کے لئے نافذ ہوئے ہین۔ چھوڑ دے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہین ہے۔ اور اس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہین آسکتا۔ اسی طرح سے جو شخص مسیح موعودؑ کو نہین مانتا یا ماننے کی ضرورت نہین سمجھتا وہ بہی حقیقت اسلام اور غایت نبوت اور غرض رسالت سے بے خبر محض ہے۔ اور وہ اس بات کا حقدار نہین ہے کہ اس کو سچا مسلمان خدا اور اس کے رسول کا سچا تابع دار اور فرمانبردار کہہ سکین کیونکہ جسطرح سے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآن شریف مین اور احکام دیئے ہین۔ اسی طرح سے آخری زمانہ مین ایک آخری خلیفہ کے آنیکی پیشگوئی بہی بڑے زور سے دی ہے۔ اور اس کے نہ ماننے اور اس سے انحراف کرنے والون کا نام فاسق رکہا ہے۔ قران اور حدیث کے الفاظ مین فرق اجو کہ فرق نہین بلکہ بالفاظ دیگر قرآن شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے) صرف یہ ہے کہ قرآن شریف مین خلیفہ کا لفظ بولا گیا ہے اور حدیث مین اسی خلیفہ آخری کو مسیح موعودؑ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس قرآن شریف نے جس کے مبعوث کرنیکے متعلق وعدے کا لفظ بولا ہے۔ اور اسطرح سے اس شخص کی بعثت کو ایک رنگ کی عظمت عطا کی ہے۔ وہ مسلمان کیسا ہے جو کہتا ہے کہ ہمین اس کے ماننے کی ضرورت کیا ہے۔

خلفاء کے آنے کو اللہ تعالےٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے۔ اور اسلام مین یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے۔ اور آتے رہین گے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے۔ جیسا کہ کما کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے شریعت موسوی کے آخر خلیفہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تھے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے ہین۔ کہ مین آخری اینٹ ہون اسی طرح شریعت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مین بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفا آئے۔ اور قیامت تک آتے رہین گے۔ اور اس طرح سے آخری خلیفہ کا نام بلحاظ مشابہت اور بلحاظ مفوضہ خدمت کے مسیح موعودؑ رکہا گیا۔

اور پہر یہی نہین کہ معمولی طور سے اس کا ذکر ہی کر دیا ہو۔ بلکہ اس کے آنیکے نشانات تفصیلاً کل کتب سماوی مین بیان فرمادیئے ہین بائیبل مین۔ انجیل مین احادیث مین اور خود قران شریف مین اس کی آمد کی نشانیان دی گئی ہین اور ساری قومین یہودی۔ عیسائی اور مسلمان متفق طور سے اس کی آمد کے قائل اور منتظر ہین۔ پس ایسا ایک شخص جسکو اللہ تعالےٰ نے ایسی عظمت دی اور جس کی آمد کی ساری قومین متفق طور سے منتظر ہین۔ اس کا انتظار کر دینا کس طرح سے اسلام ہوسکتا ہے اور پہر جبکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اس کے واسطے اللہ تعالےٰ نے اس کی تائید مین نشان ظاہر کیئے۔ اور زمین پر بہی معجزات دکہائے۔ اس کی تائید کے واسطے طاعون آیا۔ اور کسوف خسوف اپنے مقررہ وقت پر بموجب پیشگوئی عین وقت پر ظاہر ہو گیا تو کیا ایسا شخص جس کی تائید کے واسطے

آسمان نشان ظاہر کرے

اور زمین الوقت کہے وہ کوئی معمولی شخص ہوسکتا ہے کہ اس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہوا اور لوگ اسے نہ مان کر بہی مسلمان اور خدا کے پیارے بندے رہین۔؟ ہرگز نہین۔ یاد رکہو کہ موعودؑ کے آنے کے کل علامات پورے ہوگئے ہین۔ طرح طرح کے مفاسد نے دنیا کو گندہ کر دیا ہے۔ خود مسلمان علماء اور اکثر اولیاء نے مسیح موعودؑ کے آنے کا یہی زمانہ لکہا ہے۔ کہ وہ چودہوین صدی مین آئے گا۔ حجج الکرامہ مین بھی اسی چودہوین صدی کے متعلق ہی اور کوئی بہی نہین کہ اس چودہوین صدی سے آگے بڑہا ہو۔ تیرہوین صدی سے تو جانورون نے بہی پناہ مانگی تہی اور لکہا ہے کہ اب

چودہوین صدی مُبارک ہوگی

اِس قدر متفقہ شہادت کے بعد بہی جو کہ اولیاء اور علماء نے بیان کی۔ اگر کوئی شبہ رکہتا ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ قران شریف مین تدبر کرے۔ اور سورۃ النور کو غور سے پڑہے۔ دیکھو جسطرح حضرت موسےٰؑ سے ۱۴۰۰ برس بعد حضرت عیسےٰؑ آئے تھے اسی طرح یہان پر بہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہوین صدی ہی مین مسیح موعود آیا ہے۔ اور جس طرح حضرت عیسےٰؑ سلسلہ موسوی کے خاتم الخلفاء تھے۔ اسی طرح ادہر بہی مسیح موعودؑ خاتم الخلفاء ہوگا۔

اسلام اِس وقت اُس بیمار

کی طرح جس کی زندگی کا جام لبریز ہوچکا۔ اسلام پر ظلم کیا گیا اور بڑی بے رحمی سے دشمن چارون طرف سے اپنے پورے ہتھیارون سے اس کو نیست و نابود کرنے کے مسلح و تیار ہو رہے۔ اسلام اس وقت مردہ ہوچکا تہا۔ اور اندرونی اور بیرونی حملون سے نیم جان۔ اسلام کی شمع کا اب آخری وقت تہا۔ اور اس کی گردن پر بڑی بے رحمی سے چہری پہیری جارہی تہی اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کس وقت کے لئے کیا گیا تہا۔ کیا ابہی کوئی اور مصیبت رہ گئی تہی جو اسلام پر آنی باقی ہو۔ یاد رکہو حفاظت سے اوراق کی ہی حفاظت مراد نہین۔ بلکہ اس کی تشریح ایک حدیث مین ہے۔ جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ قران شریف دنیا سے اٹہہ جاوے گا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ لوگ قران شریف کو پڑہتے ہون گے تو اٹہہ کیسے جاوے گا۔ فرمایا۔ مین تو تمہین عقلمند خیال کرتا تہا۔ مگر تم بڑے بے وقوف ہو۔ کیا عیسائی انجیل نہین پڑہتے۔ قران کے اٹہہ جانے سے مراد یہ ہے کہ قران شریف کا علم اٹہہ جاوے گا۔ اور ہدایت دنیا سے نابود ہوجاوے گی انوار اور اسرار قرانیہ سے لوگ بے بہرہ ہوجاوین گے۔ اور عمل کوئی نہ کرے گا۔ قران جس کے سکہانے کو آیا ہے لوگ اس راہ کو ترک کردین گے۔ اور اپنی ہوا و ہوس کے پابند ہوجاوین گے جب یہ حال ہوگا تو ابنائے فارس مین سے ایک شخص آویگا اور وہ دین کو از سر نو واپس لاوے گا۔ اور دین کو اور قران کو از سر نو تازہ کرے گا۔ قران کی کہوئی ہوئی عظمت اور بہولی ہوئی ہدایت۔ اور ثریا پر چڑہ گیا ہوا ایمان دوبارہ دنیا مین پہیلاوے گا۔ لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ غرض قران شریف سے اور حدیث نبویہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس امت مین آخری زمانہ مین ایک خلیفہ کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور اس کے علامات اور نشانات بہی بتا دیئے گئے ہین۔

ہمین مسیح موعود ہونیکا دعویٰ

ہے۔ اب ہر شخص کا جو خدا اور رسول سے پیار کرتا ہے اور اپنے ایمان کو ایمان کو سلامت رکہنا چاہتا ہے **فرض** ہے کہ اس معاملہ مین غور کرے۔ کہ آیا ہم نے جو دعویٰ کیا ہے بجا ہے۔ یا جہوٹا۔ **خدا کی طرف سے آنے والے کے ساتہہ خدائی نشان ہوتے ہین**۔ صرف نرا دعویٰ قابل پذیرائی نہین ہوتا۔ منجملہ اور علامات کے جو ہمارے آنے کے واسطے اللہ اور رسول کی کتابون مین مندرج ہین۔ ایک اونٹون کی سواریون کا معطل ہوجانا بہی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو قرآن شریف نے بالفاظ ذیل تعبیر کیا ہے۔ و اذا العشار عطلت۔ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین اس مضمون کو ان الفاظ مین بیان کیا گیا ہے کہ تیرکن القلاص فلا یسعی علیہا۔ اب سوچنے والے کو چاہیے کہ ان امور مین جو آج سے تیرہ سَو برس پہلے خدا اور اس کے رسول کے منہ سے نکلے۔ اور اس وقت وہ الفاظ بڑی شان

اور شوکت سے پورے ہوکر اپنے کہنے والون کے جلال کا اظہار کر رہے ہین - دیکھئے اب اس پیشگوئی کے پورا ہونیکے کیسے کیسے سامان پیدا ہو رہے ہین حتیٰ کہ حجاز ریلوے کے تیار ہوجانے پر **مکہ معظمہ** اور **مدینہ منورہ** کے سفر بھی بجائے اونٹ کے ریل کے ذریعہ ہوا کرین گے - اور اونٹنیان بے کار ہو جاوینگی -

رہی یہ بات کہ ان پیشگوئیون کو مسیح موعودؑ کے لفظ سے کیا تعلق ہے - کیونکہ قرآن شریف مین تو مسیح موعودؑ کا لفظ کہین نہین آیا - سو اس کے واسطے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم خاتم الخلفا ہونیکا دعوےٰ کرتے ہین - اور خاتم الخلفاء کا قرب قیامت کے وقت ظہور ہونے کا وعدہ قرآن شریف مین موجود ہے - پھر ہمین بار بار الہام الٰہی کے ذریعہ اس امر کی بھی اطلاع دی گئی کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعودؑ بھی ہمارا ہی نام رکھا ہے جس کے آنے کے متعلق احادیث مین وعدہ تھا - یاد رکھو کہ جو شخص

احادیث کو ردی کی طرح پھینک

دیتا ہے - وہ ہرگز ہرگز مومن نہین ہوسکتا ہے - کیونکہ اسلام کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ جو بغیر مدد احادیث ادھورا رہ جاتا ہے - جو کہتا ہے کہ مجھے احادیث کی ضرورت نہین وہ ہرگز مومن نہین ہوسکتا - اسے ایکدن قرآن کو بھی چھوڑنا پڑے گا -

پس قرآن شریف مین جس شخص کا نام خاتم الخلفاء رکھا گیا ہے - اسی کا نام احادیث مین مسیح موعود رکھا گیا ہے - اور اس طرح سے دونون نامون کے متعلق جتنی پیشگوئیان ہین ہمارے ہی متعلق ہین -

خلیفہ کہتے ہین پیچھے آنے والے کو - اور کامل وہ ہے جو سب سے پیچھے آوے - اور ظاہر ہے کہ جو قرب قیامت کے وقت آوے گا - وہی سب سے پیچھے ہوگا -

لہٰذا وہی سب سے اکمل اور افضل ہوا - صرف تغییر الفاظ ہی ہے - قرآن شریف نے خلیفہ کے لفظ سے پکارا ہے - اور حدیث مین اس کو مسیح موعود کے نام سے نامزد کیا گیا ہے - رہا یہ کہ ہمارے اس دعوے کا ثبوت کیا ہے - سو یاد رکھو کہ ہمارے صداقت کا ثبوت وہی ہے جو ہمیشہ سے انبیاء اور ماموروں کا ہوتا رہا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت کوئی شخص پیش کرسکتا ہے - اسی دلیل سے ہم اپنے دعوے کا صدق ظاہر کرسکتے ہین -

خدا کی طرف سے آنے والے خدا ہی کی گواہی سے سچے ٹھیرا کرتے ہین -

دعویٰ تو صادق بھی کرتا ہے اور کاذب بھی - اور نفس دعوے کرنے مین تو دونون یکسان ہین - مگر ان مین مابہ الامتیاز بھی تو ہوتا ہے - بھلا فرض کرو کہ مسیح موعودؑ کا ذکر قرآن مین بھی نہ ہوتا - اور حدیث مین بھی پایا نہ جاتا تو پھر کیا تھا - پھر بھی صادق اپنے نشانون سے تصدیق کرلیا جاتا - دیکھو حضرت موسےٰؑ کا ذکر بھلا کس پہلی کتاب مین درج تھا؟ کوئی بتا سکتا ہے - کہ حضرت موسیٰؑ کے آنیکی خبر اور پیشگوئی کس کتاب مین موجود تھی -؟ پھر حضرت موسیٰ کس طرح نبی مان لئے گئے -

یاد رکھو کہ خدا کی تازہ بتازہ گواہی ہی صدق کی دلیل ہوسکتی ہے - صرف دعویٰ بلا دلیل صدق کی دلیل ہرگز نہین ہوسکتا - بلکہ جس دعویٰ کے ساتھ خدائی بشارت نہ ہو وہ جھوٹا ہے - اور خدا کے مواخذہ کے قابل ہے جھوٹے مدعی کو خدا خود ہلاک کرتا ہے - اور اس کو مہلت نہین دیجاتی - کیونکہ وہ خدا پر افترا کرتا ہے - اور حق وباطل مین گڑبڑ ڈالنا چاہتا ہے -

مین کوئی نئی بات نہین لایا

اور نہ ہی مین نے کوئی نئی شریعت قایم کی ہے - مین تو شریعت کی خدمت اور تجدید کے واسطے آیا ہون جو آنحضرت لائے تھے - اور میری سچائی دعوے کیلئے بھی منہاج نبوت پر ہی نشان موجود ہین - مین نے اپنی کتابون مین ان کا ذکر کیا ہے - ابھی ایک تازہ کتاب حقیقۃ الوحی مین نے لکھی ہے - اس کا مطالعہ کرکے دیکھ لیا جاوے کہ کس قدر نشان خدا نے میری تائید کے واسطے مقرر فرمائے - کیا یہ کسی جھوٹے کے بھی دکھائے جاتے ہین -

دیکھو بعض انبیاء صرف ایک معجزہ سے صادق قبول کرلئے گئے - مگر یہان تو ہزارون نشان موجود ہین - پھر ہم اگر نئے دین کا دعوے کرتے - کتاب اللہ کے خلاف کوئی نیا حکم اپنی طرف سے بیان کرتے - سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کمی بیشی کرتے - یا ان کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کرتے - نماز - روزہ - حج کے مسائل مین کوئی تغیر و تبدل کرتے - تو اس قسم کا کوئی دغدغہ اور شک وشبہ بھی بجا تھا - مگر ہم تو کہتے ہین کہ جو

کافر ہے وہ شخص جو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہوتا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے روگردانی والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے - تو پھر اس شخص کا کیا حال جو نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کرے - یا قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین تغیر و تبدل کرے - یا کسی حکم کو منسوخ جانے - ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے - جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے - اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے - اور اسی شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین لائے تھے - اسی کو ہمیشہ تک دنیا مین رہنے والا مانے - اور اس مین ایک ذرہ بھر اور شوشہ بھی نہ بدلے - اور اس کی اتباع مین فنا ہوکر اپنا آپ کھو دے - اور اپنے وجود کا ہر ذرہ اسی راہ مین لگائے - عملاً اور علماً اس شریعت کی مخالفت نہ کرے - تب پکا مسلمان ہوتا ہے البتہ ہمارے اوپر جو کلام نازل ہوتا ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم نے کسی

نئی اور تشریعی نبوت کا دعویٰ

کیا ہے - بلکہ مکالمہ مخاطبہ کی کثرت کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت کی وجہ سے نبی کہا گیا ہے - اب اس مجلس مین اگر کوئی صاحب عبرانی یا عربی جانتا ہے - تو وہ جان سکتا ہے کہ **نبی** کا لفظ **نبا** سے نکلا ہے اور **نبا** کہتے ہین خبر دینے کو - اور نبی کہتے ہین خبر دینے والے کو - یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیان ہون - مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے **نبی** کہلاتا ہے - چنانچہ قرآن شریف مین ہے انبئونی باسماء ھٰؤلاء - اصل مین ہماری اور ان لوگون کی صرف **نزاع لفظی** ہے - ہمارے مخالف اگر تقوےٰ اور طہارت نہ چھوڑین اور تعصب اور عناد نہ کرین تو سب جانتے ہین کہ اور متقدمین بزرگ اور اولیاء اللہ صاف لکھ گئے ہین - **واللہ باولیائہ مکالمات ومخاطبات**

دنیا مین صدہا نہین بلکہ لاکھون اور ہزارون ہین جن کو سچی خوابین آتی ہین - بلکہ سچی خواب تو بعض اوقات بلا امتیاز نیک و بد کافر و مسلم کو بھی آجاتی ہے - بعض وقت زانی مردون اور زانیہ عورتون کو چوہڑے چمارون کو بھی سچی خوابین آجاتی ہین - پھر مومن کو جو کہ بوجہ اپنے ایمان صحیح کے ان سے بڑھکر اس بات کا مستحق ہے - کیون سچی خواب یا کشوف اور الہامات نہ مانے جاوین - بلکہ مومن کو یہ بہت بڑھ چڑھ کر یہ سب باتین میسر آسکتی ہین - اس سے یہ مت خیال کرو کہ اس طرح صادقون اور مامورین انبیاء و رسل کی رویاء اور کشوف اور الہامات کی بے رونقی ہوتی ہے - یا ان کی شان مین کوئی فرق اور وقعتی لازم آتی ہے - نہین نہین بلکہ یہ امور تو اس وحی نبوت اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کے واسطے جو کہ اس کے انبیاء اور رسولون کو اس کی طرف سے عطا کئے جاتے ہین ان کی **تصدیق** کرتے ہین اور ان کی صداقت کی ایک قوی دلیل ہے - کیونکہ اگر اس کا بیج ان مین نہ پایا جاتا - تو ممکن تھا - کہ فاسق اور فاجر اور بے دین لوگ وحی اور الہام کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتے - اور پھر ان کا اعتراض قوی ہوتا - اسی واسطے اللہ تعالےٰ نے - اپنی کامل حکمت سے انبیاء اولیاء کے واسطے مکالمات اور مخاطبات اور وحی نبوت کے واسطے بطور تخم ریزی یہ ایک شہادت ہر طبقہ کے لوگون مین خود ان کے نفسون مین پیدا کردی تاکہ انسان کو انکار کرنے کے واسطے کوئی مفر رہ نہ جاوے - اور اندر ہی اندر ملزم ہوتا رہے -

قاعدہ کی بات ہے کہ انسان کو اگر کسی چیز کا نمونہ نہ

دیا جاوے۔ تو اس کے متعلق شبہات مین مبتلا ہوتا ہے یہ بات صرف اسلام مین ہی پائی جاتی ہے۔ اور یہ صداقت مذہب کی ایک اعلیٰ دلیل ہے۔ جو کسی دوسرے مذہب مین پائی نہین جاتی۔ اسلام ہی خدا کو پسند اور خدا کا مقرب و مقبول مذہب ہے۔ اس واسطے اس نے محض اپنے رحم سے اسلام مین مسلمانون کو ٹھوکر اور شبہات سے بچانے کے واسطے۔ سلسلہ مکالمات اور مخاطبات کا ہمیشہ جاری رہنے والا اکمل فیضان عطا کیا۔

لوگون کے دلون مین اکثر اس قسم کے خیالات جاگزین ہو جایا کرتے ہین۔ کہ مین بھی انسان ہون۔ اور یہ ملہم الہام بھی آخر میری طرح کا ہی انسان ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مجھے الہام اور مکالمہ الہیہ نہین ہوتا۔ اور اس کو ہوتا ہے۔ اس واسطے ایسے شبہات کا قلع قمع کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ ہر انسان مین اس فیضان کی ایک جھلک بطور نمونہ رکھتی۔ دیکھو جس طرح ایک پیسہ لاکھہ دو لاکھہ پیسون کے وجود کے لئے۔ اور ایک روپیہ کروڑ دو کروڑ روپون اور خزائن کے واسطے دلیل ہو سکتا ہے اسی طرح سے ایک۔

سچا خواب الہام کے واسطے دلیل

صحیح ہو سکتا ہے۔ سچے خواب بطور ایک نمونہ کے فطرت انسانی مین ودیعت کئے گئے ہین۔ تاکہ اس نقطہ سے اس انتہائی کمال فیضان کا وجود یقین کر لیا جاوے۔ جب ایک خواب معمولی بلکہ ادنیٰ درجہ کے انسان کو بھی ممکن ہے۔ تو کیا وجہ کہ کامل اور اعلےٰ درجہ کے اور پاک مطہر انسان مین۔ اس خواب کا اعلیٰ مرتبہ جس کو ہم الہام کہتے ہین موجود نہ ہو۔ کیونکہ سچا خواب بھی کمالا نبوت کا ایک ادنیٰ ترین حصہ ہے۔

یاد رکھو کہ سلسلہ مکالمہ و مخاطبہ اسلام کی **روح** ہے۔ ورنہ اگر اسلام کو یہ شرف حاصل نہ ہوتا تو یقیناً اسلام بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک **مردہ** مذہب اس بات کو خوب سمجھ لو کہ اگر اسلام اس فضل الٰہی اور برکت سے خالی ہوتا تو یقیناً اسلام مین بھی کوئی وجہ فضیلت کی نہ تھی۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ وہ اس قسم کے زندہ نمونہ اسلام مین ہر صدی کے سر پر بھیجتا رہا ہے۔ اور اس طرح سے ہمیشہ **اسلام کا زندہ مذہب** ہونا دنیا پر ثابت کرتا رہا ہے۔

اسلام ایک وقت وہ مذہب تھا کہ ایک شخص کے مرتد ہو جانے سے قیامت برپا ہو جاتی تھی۔ مگر اب وہی اسلام ہے۔ کہ لاکھون انسان اس سے مرتد بے دین ہو گئے۔ اندرونی بیرونی دشمنون کے حملون سے اسلام کو نابود کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور اسلام کی ہتک کی گئی۔ پاؤن کے نیچے روندا اور کچلا گیا خود مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے دین کی حقیقت سے بے خبر ہو کر دین کے دشمن ثابت ہو رہے ہین۔ اب بتاؤ وہ کون سی ضلالت اور گمراہی باقی ہے۔ جس کی اب انتظار کی جاتی ہے۔ عیسائیون مین پادری فنڈز کی کتاب کو مطالعہ کر کے دیکھلو۔ وہ لکھتا ہے کہ اسلام مین ایک بھی پیشگوئی نہین جو کی گئی اور نہ ہی کوئی پوری ہوئی۔ **الم غلبت الروم**۔ والی پیشگوئی کو بھی وہ ظنی اور ڈھکوسلا بتلاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) واقعات موجودہ کو دیکھکر ایسا اندازہ کر لیا تھا۔ اور اس طرح سے پیشگوئی کر لی تھی۔ اس کے سوا اور سینکڑون کتابین اور رسائل ہین۔ جو اسلام کے خلاف لکھے گئے۔ کوئی مسلمان کسی عیسائی کے سامنے کھڑا نہیں ہوتا۔ اور دشمنان اسلام کو کوئی

دندان شکن جواب نہین دیسکتا

اگر اسلام اور اسلام کی زندگی صرف پرانے **قصے کہانیون پر ہی** آ رہی ہے تو پھر یاد رکھو کہ **اسلام آج بھی نہین ہے اور کل بھی نہین ہے**۔ یاد رکھو کہ اسلام کی جس طرح خدا نے ابتدا مین حمایت کی اور کرتا آیا ہے اسی طرح آج بھی اسلام کی حمایت مین وہ **تازہ بتازہ** نشان دکھا سکتا ہے۔ اور ہر مومن کے واسطے وہ بشرطیکہ کوئی **مومن** ہو **فرقان** پیدا کر سکتا ہے۔

مگر یہ ہین نام کے ملاؤن اور حامیان دین متین کہ خود ممبرون پر چڑھ کر بلند آوازون سے کہتے ہین کہ اب اسلام مین نشان دکھانے والا کوئی نہین۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب نے خود **جلسہ مہوتسو** مین جہان کے تمام مذاہب کے لوگ جمع تھے۔ اس بات کا اقرار کیا کہ افسوس ہے کہ اسلام مین آج کل ایسے لوگ موجود نہین ہین جو نشان دکھا سکین۔ گویا خود اقرار کیا کہ ہمارا مذہب بھی دوسرے مذاہب کی طرح ایک مردہ مذہب ہے۔ اور زندگی کے جو علامات ہوتے ہین۔ وہ اب اس مین موجود نہین ہین اب غور کرو کہ

کیا اسلام کی عزت ایسی ہی

باتون مین ہے۔ نہین بلکہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہوگا کہ اسلام کو ایسے لوگون سے خالی مانا جاوے جن سے خدا مکالمہ اور مخاطبہ کرتا ہو اور جن کی صداقت کے ثبوت کے واسطے ان کے ساتھ زبردست غیب پر مشتمل نشان موجود ہون۔ یاد رکھو کہ اگر خدانخواستہ ایسا بھی کوئی زمانہ آ جاوے کہ اسلام مین یہ برکات نہ رہین تو یقین رکھو کہ اسلام بھی اور

مذہبون کی طرح مرگیا

کیونکہ زندگی کی جو علامت تھی جب وہی مفقود ہے تو پھر زندگی کیسی؟ (باقی آئندہ)

حان ان تعان فتعرف بین الناس

(از جناب مولوی مطیع الرحمن صاحب بی۔ اے)

آج سے تقریباً چالیس سال سے پہلے جبکہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ جل شانہٗ سے مامور ہو کر اپنے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا دنیا کے سامنے اعلان کیا تھا۔ تو دنیا چاہتی تھی کہ حضرت مسیح موعود کی ہستی کو نیست و نابود کر دیا جاوے۔ اور ان کو پھونک سے اڑا دیا جاوے۔ کیا ہندو کیا مسلمان کیا عیسائی تمام باوجود ہزار ہا اختلافات کے اس بات پر متفق ہو گئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود کو ہلاک کر دیا جاوے۔ اور کسی نہ کسی طرح سے ذلیل اور خوار کر دیا جاوے۔ صرف یہی نہین حضرت مسیح موعود کے اپنے خاندان کے نہایت قریبی رشتہ دارون نے بھی سر توڑ کوشش کی۔ کہ حضرت مسیح موعود کو نیست کر دیا جاوے۔ حتیٰ کہ ان کے گھرون کے چارون طرف دیوارین کھینچدی گئین۔ تاکہ حضرت باہر نہ نکل سکین قتل کی سازش کی گئی۔ جھوٹے مقدمے دائر کئے گئے۔ طرح طرح کی تدبیرین سوچی گئین۔ الغرض کیا گھر مین کیا باہر حضرت مسیح موعود کو فنا اور ذلیل و ہلاک کرنے کے لئے ناخنون تک کا زور لگا دیا۔ اس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود کو چارون طرف سے ڈرایا جاتا تھا۔ اور وہ مصائب اور شدائد سے گھرے ہوئے تھے۔ اس وقت خداوند ذوالجلال ہی تھا۔ جو کہ حضور کے ڈھارس دیتا تھا۔ دنیا تو ان کے تباہ کرنے کی فکر مین تھی مگر خدا فرماتا تھا۔ کہ حان ان تعان وتعرف بین الناس۔ وقت آ گیا ہے کہ تو مدد دیا جاوے اور لوگون مین شہرت پاوے۔ اور ہر مخالفین اور معاندین بھی اپنی مخالفت مین بڑھتے گئے۔ مگر آسمانی تائید و نصرت سے۔ اللہ تعالےٰ نے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود کی شہرت بڑھتی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود جو کہ ایک گمنامی کے گڑھے مین چھپے ہوئے تھے۔ ان کا ذکر دنیا مین بلند ہوا۔ اور خدا نے ایک دنیا کو ان کی طرف جھکا دیا۔ مشرق سے لیکر مغرب تک مشہور ہوئے۔ آج ان کی وفات پر سولھوان سال گذرتا ہے۔ کہ دنیا کے ہر گوشہ مین آپ کے نام لیوا مخلص جماعتین قایم ہو گئین۔ افریقہ۔ امریکہ۔ یورپ۔ آسٹریلیا اور دیگر جزائر مین آپ کے نام پر قربان ہونے والے نفوس پیدا ہو گئے۔

اور ان دنون جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مغرب مین کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کرنے کی سکیم تیار کرنے کی خاطر سفر یورپ اختیار فرمایا ہے۔ تب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فضل عمر کے نام سے آسمان گونج رہا ہے۔ اور مشرق و مغرب تک حضرت مسیح موعود کی تبلیغ پہنچ رہی ہے۔ ملک شام فلسطین اور مصر کے اخبارات کے متعلق احباب نے پڑھ لیا ہوگا ذیل مین چند ولایت کے اخبارات کے اقتباسات دیتا ہون

گذشتہ شب ویسٹ انڈیا کے ایک ملاقات کے کمرے مین ایک مقدس مشرقی بزرگ فرش پر اپنے مریدون کے حلقہ مین (چار زانو) بیٹھے نظر آئے۔

یہ بزرگ خلیفۃ المسیح یعنی اسلام کے سلسلہ احمدیہ کے امام ہین۔ جلسہ مذاہب سلطنت برطانیہ کے کانفرنس مین شمولیت کی غرض سے تشریف لائے ہین۔ سلسلہ احمدیہ کی ابتداء ہندوستان مین تقریباً پچاس سال سے کی گئی ہے بزرگ مذکورہ ۳۵ سال عمر کے ہین۔ چہرہ مبارک کی رنگت سفید ہے۔ خط وخال نہایت باریک و نازک ہین اور ڈاڑہی گھنی ہے۔

حضرت نے ایک daily news کے رپورٹر کو شرف باریابی سے مشرف فرمایا۔ کمرے مین داخل ہوکر ان کے خدام بوٹ اتار دیتے تہے اور جائے نماز پر بیٹھ جاتے۔ جب ڈیلی نیوز کا رپورٹر باریاب ہوا۔ اس وقت ایک نوجوان طالبعلم مشتاق نے روحانی ترقی کے موضوع پر چند وقت طلب سوالات کئے۔

ان کے خدام مین سے ایک نے بتایا کہ حضور آتے ہی ludgate circues کو گئے۔ کیونکہ حدیث مین ایک پیشگوئی ہے۔ کہ مسیح ludgate مین داخل ہوگا۔ حدیث کے الفاظ مین باب لد یعنی Lud کا دروازہ۔

ایوننگ پوسٹ

ایک درجن سیکرٹری

ایک مسلمان لیڈر کا ورود لنڈن

حضرت خلیفۃ المسیح یعنی امام جماعت احمدیہ جو بارہ سکرٹری کے ہمراہ لنڈن مین تشریف لائے ہین چیشم پلیس ملگریو سکویر کے دو کمرون مین آجکل اقامت گزین ہین۔ وہ سلطنت انگلشیہ کے مذاہب کی کانفرنس مین شریک ہون گے جو ویمبلے مین منعقد ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایک سفید عمامہ اور سفید شلوار اور ایک بہورے رنگ کا کوٹ پہنے ہوئے تہے۔ جو گہٹنون تک لٹکتا تہا۔ انہون نے اپنے مغرب کی طرف تشریف لانے کا مقصد بتاتے ہوئے۔ فرمایا کہ مین یہان قریباً ۹ ہفتون تک رہونگا۔ مین قادیان سے ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو روانہ ہوا تہا۔ کوئی بارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ مین نے مصر مین سے ہوکر کے حج کعبہ شریف کیا تہا۔ جبہی سے میرا خیال تہا۔ کہ ایک مرتبہ انگلستان مین بہی آؤن۔ مذہبی نمائش کے بلاوے نے اس خیال تبدیل کر دیا یہان مین ویمبلے کانفرس سے پہلے ایک مذہبی خیال کے لوگون کے اور ایسے لوگون کی جو تمدنی اور ملکی سوالات مین دلچسپی لیتے ہین۔ ایک مجلس منعقد کرون۔ تا دریافت کیا جاوے کہ مذہب کس حد تک انسانی زندگی کے ان پہلوؤن پر اثر انداز ہو سکتا ہے اس طرح مجہے معلوم ہوجائیگا۔ کہ اسلام کا کون پہلو خاص طور پر مخز کے پیش کیا جاوے۔ تا کہ ان تکالیف کا مداوا ہو سکے جو آج یورپ کو پریشان کر رہی ہین ٭

ویسٹ منسٹر گزٹ ہفتہ مورخہ ۲۳

حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ جو سلطنت برطانیہ کے مذہب کی کانفرنس ویمبلے مین منعقد ہونے کو ہے۔ اسلام کی نمائندگی کرین گے۔ شب گذشتہ کو وکٹوریا سٹیشن لنڈن پر تشریف لائے۔ کسی غلط فہمی کی وجہ سے وہ لوگ جو ان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر آئے تہے۔ ان مین سے نصف کے قریب واپس چلے گئے۔ جو باقی تہے وہ ان کے ساتہہ نماز مین شریک ہوئے۔ اسباب کی ایک بہت بڑی مقدار جب قافلہ مین سے ایک کے قریب سپرد کی جا چکی تو وہ سب Ludgate Circus کی طرف روانہ ہوئے اور وہان سے St Paul کے گرجے کی طرف تشریف لیگئے۔ یہ سب کچہہ (حضرت) محمد رسول اللہ صلعم) کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا۔ جس مین انہون نے فرمایا تہا۔ مہدی دمشق سے ہوکر باب لد یعنی لڈ گیٹ پر دعا فرمائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح دمشق سے ہوتے ہوئے لنڈن آگئے ہین۔ اور اس طرح پیشگوئی کو بہی پورا کر دیا ہے ‘‘Ludgate’’۔

بین تشریف لائے جہان وہ قیام پذیر ہوئے ہین۔ وہ ہندوستانی سپاہیون کی یادگار دیکہنے پر انگلشن تشریف لیجانے کا بہی ارادہ رکہتے ہین۔

مامورین الٰہی سے بعد کا نتیجہ حجاب عقل

(از جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب)

ہمارے بہائی نعمت اللہ خان اس شراب مین مست ہوکر جو خدا تعالیٰ کا مسیح محبت الٰہی کے رنگ مین آسمان سے لایا خدا کے رستہ مین قربان ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے قرب مین اس کو جگہ عطا فرماوے۔ آمین۔ مگر افسوس صد افسوس ان لوگون پر جن کے ہاتہون سے یہ ظلم سرزد ہوا۔ اور افسوس ان لوگون پر بہی جو اپنی قوم کی بیجا حمایت کرنیکے لئے اس ظلم کو اسلام کے مطابق بتا رہے ہین سچی بات یہ ہے۔ کہ خدا کے نبیون کی مخالفت کرنے والے گو اپنے آپ کو نہایت ہشیار اور عقلمند سمجہتے ہین۔ مگر فی الحقیقت ان کی عقلون پر پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔ نبی کے ساتہہ آسمان سے ایک نور نازل ہوتا ہے۔ جو عقل کی آنکہین اس کے ذریعہ بینا ہوتی ہین۔ مگر وہ جو اس نور کو قبول نہین کرتے وہ باوجود آنکہین رکہنے کے اندہے ہوتے ہین۔ اور ان کی عقلون پر پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔ ہمارے بہائی کی شہادت کے موقعہ پر بعض مسلمان اخبارات نے لکہا ہے۔ وہ مذکورہ بالا امر پر کافی طور سے گواہی دیتا ہے (تو افضل دولت افغان ع اخبار وکیل ۱۳ ستمبر ۱۹۲۴ء) متعینہ علیگی کی زبان سے یہ بات لکہی گئی ہے کہ ’’افغانستان مین کسی غیر مسلم جماعت یا شخص کو محض اس کے عقیدے کی بنا پر کبہی بہی عقوبت نہین دی جاتی اور وہ نہایت آزادی کے ساتہہ اپنے فرائض مذہبی بجالاتے ہین۔ البتہ کوئی مسلمان صریح احکام قرآنی یا نص قطعی سے انکار کرے یا اس کا بطلان کرے تو یقیناً سنگسار ہوگا۔

(اس طریق سے لازم آتا ہے کہ سنی شیعون کو قتل کرے اور شیعے حنفیون کو قتل کرین اور تمام فرقے آپس مین لڑ مرین کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو خلاف قرآن عقائد رکہنے والا سمجہتا ہے۔ خاکسار بدر الدین احمد)

’’دنیا ہمین وحشی سمجہے یا جاہل کہے مگر ہم مذہب کو (یعنی مذہب قرآن کو) کبہی بہی نہین چہوڑ سکتے‘‘

اس عبارت مین آخری فقرہ قابل غور ہے ’’دنیا ہمین وحشی سمجہے یا جاہل کہے مگر ہم مذہب کو کبہی نہین چہوڑ سکتے۔ اس فقرہ سے مندرجہ ذیل باتین ثابت ہوتی ہین

اول:- اس فقرہ کے قائل کی ضمیر بہی کہہ رہی ہے کہ برادر نعمت اللہ خان صاحب کو محض اختلاف عقائد کی وجہ سے قتل کرنا واقعی ایک وحشیانہ فعل ہے۔

دوم:- اس فقرہ کا قائل یہ بہی سمجہہ رہا ہے کہ ہر ایک عقلمند اس کو وحشی فعل سمجہیگا۔ تبہی تو یہ کہا کہ دنیا بہی ہمین وحشی کہیگی۔

سوم:- تیسرا نتیجہ جو اس فقرہ سے نکلتا ہے وہ وہی ہے جو کہ عنوان مضمون ہذا مین۔ بیان کیا گیا ہے۔

یعنی یہ کہ حق کی مخالفت کی وجہ سے اس فقرہ کے قائل کی عقل پر اتنا پردہ پڑ چکا ہے کہ وہ اتنا بہی نہ سمجہہ سکا۔ کہ اس قول کے کہنے سے اس نے خود اس مذہب پر (یعنی اسلام پر) حملہ کیا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے اس نے خود ایک ایسا حملہ کیا ہے۔ جس سے اس کے مذہب یعنی اسلام کا ستیاناس ہوتا ہے۔ اس فقرہ مین اس نے اقرار کیا ہے کہ مذہب اسلام وحشیانہ احکام دیتا ہے کونسا عقلمند انسان ایسے مذہب کی طرف متوجہ ہوگا جو کہ وحشیانہ احکام صادر کرے۔

اصل بات یہی ہے کہ گو ظالم امیر اور اسکی تائید کرنے والے یہ سمجہہ رہے ہین۔ کہ ہم طاقتور ہین اور احمدی کمزور ہین۔ ہم تلوار کے زور سے اس جماعت کو مٹا دینگے مگر وہ اس ظالمانہ فعل اور تائید کے ذریعہ سے اپنے آپ کو نیست و نابود کرنے کی بنیاد دین رکہہ رہے ہین۔

غرض یہ کہ آسمانی نور سے دور رہ کر آنکہین اندہی ہوجاتی ہین۔ اصل بات یہ کہ جتنا جتنا کسی شخص کا مقصد بلند ہوتا اتنا ہی اسکی نظر مین وسعت اور اس کی عقل مین تیزی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ نبی اسی وقت آتا ہے جب دنیا مین شرک پہیل جاتا ہے۔ اور شرک صرف اسی کو نہین کہتے کہ پتہر کے بت کے آگے سجدہ کیا جاوے۔ بلکہ شرک کی اصلی تعریف یہی ہے کہ خدا کے سوا اور کسی چیز کو اپنا حقیقی مقصد بنا لینا اور اپنی تمام طاقتوں کو اس چیز کے آگے سجدہ مین ڈال دینا۔ اس زمانہ مین دنیا کی قومین یا تو مال و دولت کے آگے سجدہ کر رہی ہے یا حکومت اور عزت کے آگے۔ اور ساری قومین اس زمانہ مین بجائے خدا کو مقصود اور معبود بنانے کے قومیت کے بت کے آگے سجدہ کر رہی ہین۔

(باقی آئندہ)

خلاصہ تقریر

جو
حضور گورنر صاحب بہادر پنجاب نے انبالہ میں مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۲۴ء کو سکھ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ایڈریس کے جواب میں فرمائی

"اب میں سکھ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ایڈریس کی طرف توجہ کرتا ہوں اس علاقہ کے جاگیرداروں کا گورنمنٹ کے ساتھ بڑا گہرا اور پرانا تعلق ہے۔ یہ تعلق پنجاب میں انگریزی عملداری ہونے سے پہلے کا ہے۔ میں آج آپ کو تمام سکھ قوم سے علیحدہ سمجھ کر کوئی بات نہیں کہتا۔ بلکہ آپ کو سکھ قوم کا ایک بڑا حصہ خیال کرتا ہوں۔ جس کو کہ اپنے مذہبی کاموں کے ساتھ پیار ہے اور جو یہ سوچ سکتے ہیں کہ ان شخصوں کی چال کیسی ہے جو کہ کچھ عرصہ سے آپ کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔"

"آپ کہتے ہیں کہ تمام سکھ قوم سرکار کی وفادار ہے اور امن و امان سے رہنے والی ہے۔ آپ ان لوگوں کی چالوں کی چالوں کو اچھی نہیں سمجھ سکتے۔ جو کہ مذہبی کاموں کے بہانہ سے ایسے خیالات پھیلا رہے ہیں۔ جن سے قوم کے امن کا ستیاناس ہو رہا ہے اور جن سے گڑبڑ زیادہ اور ہو رہی ہے۔ میں آپ سے ٹھیک کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جس کو سکھ قوم کے پرانے حالات معلوم ہیں۔ وہ ان کی خدمات کی بڑی قدر کرتا ہے۔ جو انہوں نے سرکار کے لئے کی ہیں اور وہ سکھوں کی سب خوبیوں کو بھی جانتا ہے۔ جن سے سکھوں نے نام پیدا کیا ہے۔ ایسا شخص کون ہے۔ جو ان کے ساتھ ہمدردی نہ کرے۔ جو اپنے مذہب کی خاطر سچائی سے کام کرنے والے ہوں۔ گورنمنٹ بھی کبھی ان کے برخلاف نہیں ہوئی۔ بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے راج میں ایسے اچھے اور جائز کاموں کی مخالفت ہو ہی نہیں سکتی۔"

"اب میں ایک بات اپنی طرف سے کہنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اپنی قوم کے ایک گروہ کی باتیں سنیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ میری نسبت یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں نے سکھوں کے ساتھ دشمنی کرنے کا عہد کر لیا ہے۔ اور میں ان کا ستیاناس کرنا چاہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ میں ایسی بے بنیاد باتوں کے گھڑنے والوں اور ایسی افواہوں کے اٹھانے والوں کو کیا کہوں۔ میں اپنی اور گورنمنٹ کی رائے میں مناسب تمیز نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر مجھے ظاہر کرنا پڑے۔ تو میں یہی کہونگا کہ ہم سکھوں کو تباہ کرنا نہیں چاہتے بلکہ ان کو بچانا چاہتے ہیں۔ جو قوم کسی غرض سے دوسرے فرقوں کی حق تلفی کرے یا سرکار کے حکم کو رد کرے۔ وہ قوم بدنام ہو جاتی ہے۔ اور اپنے مرتبہ سے گر جاتی ہے۔ ہم سکھوں کو اس نقصان کے خطرہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ سکھوں کی مدد کر کے ان کے گوردوارے قانونی اور جائز طریقہ سے ان کو دلوا دیں۔ ہم نے آج تک ان کے مذہبی کاموں میں جو قاعدہ اور قانونی کے حد کے اندر کئے جاویں کبھی روکاوٹ نہیں کی ہے۔ اور نہ آئندہ کریں گے۔ ہم نے اس معاملہ میں اس نیت سے دخل نہیں دیا کہ ہم سکھوں کے کسی گروہ کی ان کے مذہبی کاموں میں مخالفت کریں۔ لیکن ہمارا ضروری فرض ہے کہ امن اور قانون کو قایم رکھیں اور دوسرے فرقوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور لوگوں کو عدالتوں سے ملے ہوئے حقوق کا پورا فائدہ اٹھانے دیں۔"

"ہمارا شروع سے یہ دستور رہا ہے کہ ہم کسی فرقہ کے مذہبی کاموں میں دخل نہ دیں لیکن اگر مذہب کے بہانہ سے لوگ دوسروں کے حقوق اور جائداد پر قبضہ کرنے لگ جاویں اور ملک کے عام قانون کو توڑنے لگ جاویں۔ تو ہم یہ کسی طرح سے گوارا نہیں کر سکتے۔ جس گورنمنٹ کی عدالتوں اور حکموں کی تعمیل نہ ہو سکے اس گورنمنٹ کی کیا حالت ہوگی؟"

"اگر آج کوئی قوم زبردستی سے کسی خاص قسم کی جائداد پر قبضہ کرتی ہے۔ تو کل کو دوسری قسم کی جائداد پر بھی قبضہ کرنے لگے گی۔ اگر ایسی باتوں کو ابھی روک لیا جاوے۔ تو بچاؤ کیسے ہوگا یہ ہے ہماری حالت کا خلاصہ۔ اس میں کسی کے ساتھ دشمنی کی کوئی بات نہیں۔ نہ دباؤ ڈالنے کا مطلب ہے۔ بلکہ کسی اچھی حکومت کو قایم رکھنے کی موٹی موٹی اور لازمی باتیں ہیں خواہ کوئی بھی گورنمنٹ ہو اس کو یہ طریق ضرور اختیار کرنا پڑے گا۔"

"آپ بھی ہماری طرح چاہتے ہیں کہ یہ مشکل حل ہو جاوے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بہت بھولے بھالے اور اچھے لوگ ایسے رستہ پر لیجائے جا رہے ہیں۔ جس میں خطرہ اور نقصان نظر آ رہا ہے۔ بلکہ آپ کا تو اس معاملہ میں گورنمنٹ سے بھی بڑھکر تعلق ہے۔ کیونکہ آپ کی اپنی قوم کی ہر قسم کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ سرکار کی دقت تو صرف اتنی ہے۔ کہ اسے صوبہ کی تین بڑی قوموں میں سے ایک قوم ایک گروہ کی وجہ سے کل صوبہ کے صرف چند ضلعوں میں امن و امان قایم رکھنے کی متعلق کچھ تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔"

"جو لوگ اس شورش کو پھیلا رہے ہیں۔ ان کی بڑی بھاری غلطی ہوگی اگر وہ اب بھی پہلے کی طرح خیال کریں۔ کہ وہ گورنمنٹ کو تنگ کرنے میں موجودہ حد سے بڑھ سکتے ہیں آپ اس کا علاج تلاش کر رہے ہیں۔ اور ہمارا بھی فرض ہے کہ آپ کی قوم کی اس معاملہ میں مدد کریں۔ کیونکہ اس قوم سے ہمارے پرانے اور گہرے تعلقات ہیں۔"

"میں اب سارے سکھوں کے متعلق ذکر کرتا ہوں نہ کہ ان کے کسی خاص گروہ کے متعلق۔ تمام سکھ یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے تمام گوردوارے حاصل کر لیں۔ اب تک ایسے تمام جھگڑوں کا فیصلہ دیوانی قانون کے مطابق ہوتا رہا ہے۔ اور ہم اس قانون کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور رکھیں گے۔ اگر دیوانی عدالتیں کسی شخص کے حق میں آخری فیصلہ کریں۔ کہ اسے کسی مذہبی مقام یا وقف کی جائداد پر حق حاصل ہے۔ تو خواہ ہماری ذاتی رائے یا ہمدردی کچھ ہی ہو اور خواہ ڈگریدار کوئی ہی ہو۔ ہم کو ایسی ڈگری کی اجرا کرانی پڑیگی۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ ہی ہو۔ اگر عدالتیں کوئی رسیور مقرر کریں۔ تو اس کو بحال رکھنا ہمارا فرض ہوگا۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ننکانہ صاحب اور گورو کے باغ کے متعلق نئے واقعات کو مدنظر رکھکر ان حالات کو صاف طور پر ظاہر کر دوں۔ ہم خود ایسے جھگڑے کھڑے نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص پہل کرتا ہے۔ تو ہم معاملہ عدالت کے سپرد کرتے ہیں۔

لیکن ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی شخص یا جماعت یا گروہ ہماری عدالتوں کے حکموں کو کسی بہانہ سے بھی توڑے۔"

"اس کے بعد اگر سکھ قوم خیال کرتی ہے۔ کہ نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ تو علاج صرف ایک ہی ہے وہ یہ کہ موجودہ قانون کو تبدیل کرایا جائے۔ ہم نے یہ علاج پہلے بھی آپ کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور اب پھر پیش کرتے ہیں ہم کسی صورت میں دوسروں کی حق تلفی اور خلاف قانون کارروائی کے حامی نہیں بنیں گے۔ لیکن اگر آپ اس بات کا خیال رکھ کر کہ دوسروں کی حق تلفی نہ ہو۔ اپنے گوردواروں اور وقف کی جائیدادوں کو اپنے قبضہ میں لانے کے لئے کوئی مناسب قانون بنوانا چاہیں تو ہم آپ کی مدد کریں گے یہ غلط بیان کیا جاتا ہے کہ ہماری موجودہ پالیسی سکھوں میں نفاق ڈلوانے اور ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے خلاف کھڑا کرنے کی ہے۔ ہماری غرض صرف یہ ہے۔ کہ تمام سکھ برابر حصہ اور پورا لیں۔ اور جو طریقے میں نے ابھی بیان کئے ہیں۔ ان کے مطابق عمل کر کے اس کام کے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔" (چٹھی سول سکرٹریٹ لاہور)

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ مین رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور ہسٹورین کی حیثت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہین ان کی غیر حاضری مین الحکم اور تادیب النساء کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق مین نے جانے سے پہلے اعلان کر دیا تھا۔ اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلائی تی۔ الحکم قوم کی امانت ہے۔ اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہون اس کی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی مین مین نے پسند کیا ہے۔ کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین جو احباب اس تحریک مین حصہ لین گے وہ یہی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری کتب کو قریباً مفت حاصل کرین گے بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین مدد دینے والے ہون گے۔ کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائیگی۔

(۱) ان کتابون مین قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیری نوٹون کے پارے بھی ہین جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

(پارہ نمبر ۲۴ لغایت ۳۰ و ۱۵ لغایت سترہ)

(۲) مراۃ الجہاد۔ جس مین مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہین اصلی قیمت ۱۲ رعایتی صرف ۱۲؍

(۳) مکتوبات احمدیہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی ؎ رعایتی قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲؍

(۴) خطبات کریمیہ: حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات اصلی قیمت فی جلد ؍ رعایتی قیمت ۲؍

(۵) ملاپار مین احمدیت کی تاریخ: حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے۔ اور اسے مجاہد مصری نے ہی چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس کتاب مین کوئی خاص رعایت نہین قیمت ۱۰؍

(۶) برہان الحق: عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت قابل قدر رسالہ ہے حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت مین ایک نو مسلم گریجویٹ نے لکھا۔ قیمت اصلی ۳؍ رعایتی قیمت ۱۰؍

(۷) ادعیۃ القرآن: قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ۱؍

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالون کے صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی ان مین خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالون کے فائل کی قیمت ۶؎ رعایتی قیمت ۵؍ تادیب النساء کی پہلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستون کی تعمیل ہوگی اصل قیمت چار روپیہ رعایتی قیمت ۳؎ یہ رعایت آخر ستمبر ۱۹۲۴ء تک ہوگی اس جلد درخواستین بھیجدین تمام درخواستین بذریعہ وی پی کے تعمیل کی جائینگی۔

درخواستین منیجر کے نام ہونی چاہئین

وایسرائے بھی اسکا خریدار ھے اور مزدور بھی

یہی پرچہ نرالا ہے جہان سے
ایڈیٹر اترا جس کا آسمان سے

دنیا بھر کی دلچسپیون کا مجموعہ اور اخبارات کا عالم کا خلاصہ اور عطر اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہین تو ہفتہ وار اخبار "اولڈ انڈیا" دہلی کے خریدار بن جائیے حضرت علامہ سید **ابوالبرکات محقق** دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نام نامی اسم گرامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ پرچہ کس پیمانہ کا ہوگا۔ جن کی سرپرستی مین یہ پرچہ شایع ہوتا ہے اس کی دلچسپی کے ثبوت مین صرف ایک خط کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے۔

گورنر کیمپ بمبئی — پرائیوٹ سکرٹری ٹو ہز
۱۳ مئی ۱۹۲۲ء — گورنر آف بمبئی

پیارے جناب: ۔ مجھے حکم ہے کہ آپکو مطلع کرون کہ ہز اکسلینسی گورنر بمبئی نے اخبار اولڈ انڈیا کو بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ پس آپ ہز اکسلینسی کے نام اخبار جاری کر دیجئے۔ اسی طرح حضور وایسرائے گورنر جنرل کشور ہند ۹ مئی ۱۹۲۲ء کی چٹھی کے ذریعہ اور حضور ہز اکسلینسی گورنر ۱۵ مئی ۱۹۲۲ء کی چٹھی کے ذریعہ اس کے خریدار بنے وغیرہ وغیرہ

ہندوستان کے سب سے بڑے آدمی کی تصدیق کے ملاحظہ فرمانیکے بعد آپ کم از کم ایک سال کے واسطے اس کے خریدار ہو کر ہمارے قول کی تصدیق کرلین) سالانہ چندہ عوام سے ؎ چھ ماہ ؎ تین ماہ کے لئے ۲؍ نمونہ مفت راجہ گنگت میں اندازہ کر سکتے ہین کہ اگر یہ معمولی پرچہ ہوتا تو وایسرائے جیسی ہستی اپنا قیمتی وقت اس کے مطالعہ مین صرف نہ کرتی یہ سیاسی پرچہ نہین جس کے متعلق یہ گمان کرین کہ شاید گورنمنٹ کا خوشامدی پرچہ ہوگا اس لئے وایسرائے اس کے خریدار ہین بلکہ اسمین خوبی ہی ایسی ہے جو دیدنی ہے نہ شنیدنی مفت کا نمونہ آپ کو یقین دلادے گا۔ **المشتہر منیجر اخبار اولڈ انڈیا دہلی**

هو الشافی — آزمائو شفا پاؤ — آزماؤ شفا پاؤ

مشکلین آسان ہوئین دکھ درد سب جاتے رہے

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سالہ محنت اور کامل توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمین معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیون سے اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو جریان اور خواب مین یا ارادہ منی کی خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریون کے ازالہ کرنے مین فی الفور ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونیکے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بد اعتدالیون اور غلط کاریون کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے مین اسکو خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲؍

۲۔ روغن اکسیر اعصاب: بعض حالتون مین اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلاء کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر قسم کی سستی ضعف کمزوری تناسل کے ازالہ کرنے مین بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب ۔ ۔ ۔ ۱۲؍

۳۔ کشتہ طلاء: جس کو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے۔ پھر اسمین یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی قوت اور طاقت مین اور بھی چار چاند لگ گئے ہین اور اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب سے چند اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہین جو کہ یہ ہین۔ کہ سونا دل و دماغ اور حرارت عزیزی کو بڑھاتا ہے فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنے والا امراض سوداوی و خفقان توحش اور غم و حزن کو جنون اور صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب مین اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خود بخود ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی خوراک ۶؍ سینکڑہ خوراک ؎

۴۔ حب مقوی باہ: یہ گولیان اپنے اندر ہر قسم کے ضعف اعصاب مین مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ضعف باہ اور ضعف دماغ کو اور ضعف معدہ کو نہایت مفید ہین باقاعدہ مسلسل کے بعد یوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مین مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئی ہین قیمت فی سینکڑہ ؎ ایک روپیہ کی ۱۶ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک: سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے جو نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ مین دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ ۱۲؍

۶۔ سرمہ مروارید ی: یہ سرمہ بصارت کے لئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جو انون کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھون کے لئے از سر نو بصارت عطا فرماتا ہے پرانے لکرون کے لئے بھی از حد مفید ہے کیونکہ بہت قیمتی اجزا مروارید اور مامیران سے تیار کیا گیا ہے۔

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

حکیم صاحب نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہین اور علم طب مین پرانا تجربہ رکھتے ہین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی آپ کی بعض دوائین استعمال کرواتے تھے اخلاص اور محبت سے تیار کی ہوئی ادویہ بیمارون کیلئے مفید ہوگی۔

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ